عورت کے لیے گلے اور کان میں سونے کا زیور پہننا منع ہے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin-7493 تاریخ:23-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج تک ہم نے یہی سنا اور پڑھا ہے کہ عورت کے لیے سونے کا زیور پہننا جائز ہے، لیکن ایک حدیث نظر سے گزری، جس میں یہ لکھا تھا کہ **" گلے میں سونے کا ہار پہننے والی عورت کو آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور سونے کی بالی پہننے والی عورت کو آگ کی بالی پہنائی جائے گی "** تو کیا عورت کے لیے گلے اور کان میں سونے کا زیور پہننا منع ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃالحق و الصواب

اولاً نفسِ مسئلہ ذہن نشین کرلیجئے کہ عورت کے لئے سونے کا زیور پہننا مطلقاً جائز ہے، خواہ گلے میں ہو یا کان وغیرہ میں، کیونکہ یہ زینت کا ایک ذریعہ ہے اور عورت کا شریعت کے دائرے میں رہ کر زینت حاصل کرنا، جائز اور بعض صورتوں میں ثواب بھی ہے، جیسے بیوی اگر شوہر کے لئے سونا پہنے، تو اسے ثواب ملے گا، بلکہ عورت کے لئے سونے کا زیور مطلقاً حلال ہونے کی صراحت تو حدیث پاک میں بھی موجود ہے۔

زینت جائز ہونے کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَ جَ لِعِبَادِهٖ۔۔الخ﴾ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ (پ8،س الاعراف، آیت32)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالہ

سے ہے:"آیت میں لفظِ"زینت"زینت کی تمام اقسام کو شامل ہے، اسی میں لباس اور سونا چاندی بھی داخل ہے۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کو شریعت حرام نہ کرے، وہ حلال ہے۔ حرمت کے لئے دلیل کی ضرورت ہے، جبکہ حلت کے لئے کوئی دلیل خاص ضروری نہیں۔"

(تفسیرِ صراط الجنان، تحت ھذہ الآیۃ، ج3، ص303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عورت کے لئے سونے کا زیور مطلقاً حلال ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"الحریر والذھب حرام علی ذکور امتی وحل لاناثھم"ترجمہ:ریشم اور سونا میری امت کے مَردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ **(مسند احمد بن حنبل، ج32، ص276، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)**

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے۔۔بلکہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔۔اور دلہن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے، بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا، کہ انکی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج22، ص126، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور جہاں تک سوال کا تعلق ہے، تو یہ حدیث مختلف کتبِ احادیث میں موجود ہے، لیکن یہ اوپر بیان کردہ حکم کے منافی نہیں، بلکہ اس کی توجیہات درج ذیل ہیں:

(1) یہ حدیث منسوخ ہے، کہ اولاً عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی، لیکن بعد میں یہ ممانعت اُن احادیث سے منسوخ ہو گئی جن میں عورتوں کے لئے سونا حلال ہونے کی صراحت ہے، جیسا کہ اوپر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔

(2) یہ وعید اُن عورتوں کے لئے ہے، جو فرضیت کے باوجود سونے کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ اس کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی جس میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بازو پہ پہنے

سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرنی والی خواتین سے فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟ عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

(3) یا یہ وعید اُن خواتین کے لئے ہو سکتی ہے، جو اجنبی مَردوں کو دکھانے یا غرور و تکبر اور فخریہ طور پر سونا پہنتی ہیں۔ اس کی تائید بھی ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے، جس میں سونا پہن کر اسے ظاہر کرنے کا بھی ذکر ہے۔

سوال میں ذکر کردہ حدیثِ پاک:

حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایما امراۃ تقلدت قلادۃ من ذھب، قلدت في عنقھا مثلہ من النار یوم القیامۃ وایما امراۃ جعلت في اذنھا خرصا من ذھب، جعل في اذنھا مثلہ من النار یوم القیامۃ“ ترجمہ: جو عورت سونے کا ہار پہنے گی، تو بروزِ قیامت اس کے گلے میں اسی کی مثل آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت سونے کی بالی پہنے گی، تو بروزِ قیامت اس کے کان میں اسی کی مثل آگ کی بالی ڈالی جائے گی۔

(سننِ ابی داؤد، ج4، ص93، مطبوعہ بیروت)

پہلی اور دوسری توجیہ کے دلائل:

ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ارشاد فرماتے ہیں: ”قال الخطابی: ھذا یتاول علی وجھین، احدھما: انہ انما قال ذلك فی الزمان الاول، ثم نسخ وابیح للنساء التحلی بالذھب، وثانیھما: ان ھذا الوعید انما جاء فیمن لا یؤدی زکاۃ الذھب دون من اداھا“ ترجمہ: خطابی نے کہا: یہ حدیث دو وجہ سے مؤوّل ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہ یہ حکم شروعِ اسلام میں ارشاد فرمایا، پھر منسوخ ہو گیا اور عورتوں کے لئے سونے کے زیورات کو جائز قرار دے دیا گیا۔ اور دوسری یہ کہ بے شک یہ وعید اس کے بارے میں ہے، جو سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، نہ کہ اس کے بارے میں جو زکوٰۃ ادا کرے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج7، ص2806، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”بعض شارحین کہتے ہیں کہ یہ

نہی اور ممانعت ابتدا میں تھی، اس کے بعد منسوخ ہو گئی، اس کی ناسخ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے، جس سے معلوم ہو تا ہے کہ سونا اور ریشم عورتوں کے لئے حلال ہے، بعض نے کہا کہ یہ وعید اس جماعت پر ہے جو ان زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی۔"

(اشعۃ اللمعات مترجم، ج5، ص621، مطبوعہ، لاھور)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ارشاد فرماتے ہیں: "یہ حدیث یا تو منسوخ ہے، اسلام میں اولاً سونا پہننا عورتوں کو بھی ممنوع تھا، یہ حدیث اس وقت کی ہے، بعد میں اجازت دی گئی۔ یا اس سے وہ سونا مراد ہے جس کی زکوۃ نہ دی جائے گی، اگرچہ زکوۃ چاندی کے زیور پر بھی ہے، مگر اکثر چاندی کا زیور نصاب کو نہیں پہنچتا، آدھ سیر سے زیادہ چاندی کون عورت پہن سکتی ہے؟ سونا تو ساڑھے سات تولہ ہو تب بھی زکوۃ لازم ہو جاتی ہے، اس لیے خصوصیت سے سونے کا ذکر فرمایا گیا۔"

(مرأۃ المناجیح، ج6، ص138، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مذکورہ وعید زکوٰۃ ادا نہ کرنے والی خواتین سے متعلق ہے، اس کی تائید حدیثِ پاک سے بھی ہے۔ چنانچہ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں ہے: "ان امراتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب، فقال لھما: اتؤدیان زکاتہ؟ فقالتا: لا، فقال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار؟ قالتا: لا، فادیا زکاتہ" ترجمہ: دو عورتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالی تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: پھر ان کی زکوۃ ادا کیا کرو۔ **(جامع ترمذی، ج1، ص138، مطبوعہ کراچی)**

تیسری توجیہ کے دلائل:

تیسری توجیہ کی تائید حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے، جس میں سونے کو ظاہر کرنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ شہنشاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یا معشر النساء!۔۔لیس منکن امراۃ تحلی ذھبا تظھرہ، الا عذبت بہ" ترجمہ: اے عورتوں کے گروہ! تم میں سے جو بھی عورت سونا پہن

کر اسے ظاہر کرے گی، تو اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(سننِ نسائی، ج8، ص157، مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

"تظھرہ" کے تحت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ارشاد فرماتے ہیں: ”ای للاجانب او تکبرا او افتخارا، وقال الطیبی: اراد بقولہ "تظھرہ" النھی الوارد فی قولہ تعالی: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾۔۔والتعذیب مرتب علی التحلیۃ والاظھار معا“ ترجمہ: یعنی اجنبیوں کے سامنے یا تکبر و فخر کے طور پر عورت سونے کو ظاہر کرے۔ اور طیبی نے کہا: "تظھرہ" سے مراد وہ ممانعت ہے، جو اللہ تعالی کے اس فرمان میں موجود ہے: اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور عذاب دیا جانا زیور پہننے اور اسے ظاہر کرنے، دونوں پر مرتب ہے (یعنی عورت زیور پہن کر اسے ظاہر کرے گی، تب عذاب ہو گا)۔ **(مرقاۃ المفاتیح، ج7، ص2806، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

اسی حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”اجنبی مردوں پر ظاہر کرے کہ اپنا حسن اور زیور دوسروں کو دکھائے یا فخر و غرور کے لیے دکھلاوہ کرے یا غریب عورتوں کو فخریہ دکھا کر انہیں دکھ پہنچائے۔۔ عورتیں سونے کا زیور اپنی سہیلیوں کو فخریہ دکھایا کرتی ہیں، انہیں حقیر و ذلیل کرنے کے لیے، وہ یہاں مراد ہے۔ اس فخر و اظہار پر عذاب پائے گی، نہ کہ صرف زیور پہننے پر، لہذا احادیث محکم ہے، منسوخ نہیں۔“

(مرأۃ المناجیح، ج6، ص138، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

17صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے